ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ جناب حقانی دینی مدارس کے [illegible]' نظام تعلیم اور نصاب سے بالکل ہی نابلد ہیں۔ وہ بھی پاکستان میں رہتے ہوئے بھی دینی مدارس سے اتنے ہی دور ہیں جیسے آسمان زمین سے دور ہے۔

ہم ان کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ دینی مدارس کا ماحول' یہاں کا نظام تعلیم اور نصاب معاصر حقائق کو جاننے کے لئے بہترین ہے۔ ہماری دینی اقدار کا امین ہے۔

اسلامی ثقافت کا علم بردار اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔ اگر انہیں اس میں شک ہو تو آئیں جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا مشاہدہ کریں۔ اس کے نظام' طریقہ کار اور اسلوب تدریس کو ملاحظہ کریں۔ انہیں بچشم خود یہ اندازہ ہو جائے گا کہ اصل صورت حال کیا ہے؟ محض دینی مدارس کے خلاف اپنے بیمار ذہن کا اظہار اس انداز سے کرنا کسی طرح معقولیت کے زمرے میں نہیں آتا۔

جناب حقانی اور اس قبیل کے دوسرے تمام دانشوروں کو معلوم ہونا چاہئے کہ دینی مدارس میں آج تک ایسا نہ ہوا کہ طلبہ نے اپنے اساتذہ کی پگڑی اچھالی ہو اور گستاخانہ رویہ اختیار کیا ہو۔ یہاں معلم اور متعلم کے درمیان ایک مقدس رشتہ موجود ہوتا ہے۔ ادب و احترام کے وہ تمام تقاضے پورے کئے جاتے ہیں جو اسلامی تعلیمات کا حصہ ہیں۔ دینی مدارس کا ادنیٰ سے ادنیٰ طالب علم اپنے استاد و مربی کے خلاف زبان سے بھی کوئی ایسا کلمہ نہیں ادا کرے گا جو گستاخی کے زمرے میں آتا ہے۔ چہ جائیکہ سانحہ گوجرہ جیسا واقعہ رونما ہو۔

اور اب تو دینی مدارس میں اسلامی علوم کی مکمل تدریس کے ساتھ موجودہ تمام جدید علوم کی تعلیم کا نہایت عمدہ انتظام موجود ہے۔ اکثر مدارس میں کمپیوٹر سائنس کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔ اب نہ جانے ان مدارس سے مزید کیا تقاضا کیا جاتا ہے۔

بلاشبہ سانحہ گوجرہ موجودہ نظام تعلیم کے منہ پر ایک طمانچہ ہے اور ایک المناک واقعہ ہے۔ جس میں سوچنے کے بہت سے پہلو ہیں اور حکومت وقت کو اس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے اور نظام تعلیم کو ایسے خطوط پر استوار کرنا چاہئے کہ طلبہ میں تعلیم کے ساتھ تربیت کا پہلو نمایاں ہو تاکہ دوبارہ ایسا کربناک واقعہ پیش نہ آسکے۔

ممتاز عالم دین
مولانا سید حبیب الرحمٰن بخاریؒ
کا سانحہ ارتحال

تمام حلقوں میں یہ خبر نہایت افسوس اور دکھ کے ساتھ سنی گئی کہ ممتاز عالم دین معروف خطیب مولانا سید حبیب الرحمٰن بخاری راولپنڈی میں انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے دینی تعلیم جامع اہل حدیث لاہور میں حاصل کی اور محدث عصر حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ روپڑی کے خصوصی شاگردوں میں شمار ہوتے تھے۔ تحصیل علم کے بعد آپ راولپنڈی جامعہ مسجد دارالسلام مدھن پورہ میں خطیب مقرر ہوئے اور پوری زندگی وہیں گزار دی۔ حالات غیر موافق بھی رہے۔ لیکن آپ نے نہایت صبر و تحمل اور استقامت کا مظاہرہ کیا اور تبلیغ اسلام میں ہمہ تن مصروف رہے۔ راولپنڈی میں اہلحدیث نظریات کے فروغ میں آپ کا کلیدی کردار ہے اور خصوصاً آپ نے مرکزی جمعیت اہلحدیث کو منظم کیا اور ایک عرصہ تک اس کی قیادت کی۔

پاکستان میں چلنے والی اہم تحریکوں میں اہلحدیث مکتب فکر کی نمائندگی کی۔ مرکزی جمعیت کے قائدین کے ساتھ مل کر آپ نے وفاق المدارس السلفیہ کو منظم کیا اور تمام مدارس میں وحدت نصاب کے لئے مساعی کی۔ خصوصاً میاں فضل حق مرحوم' چوہدری محمد یعقوب مرحوم اور مولانا معین الدین لکھوی حفظہ اللہ کی معیت میں جامعہ سلفیہ اسلام آباد کی تاسیس کی اور اس کی اراضی کے حصول کے لئے اکابر کی کوششیں قابل ذکر ہیں۔ جس میں آپ کا تعاون بھی شامل رہا۔

جامعہ سلفیہ کو ایک بین الاقوامی ادارہ بنانے کے لئے زعماء اہل حدیث نے جو منصوبہ تشکیل دیا تھا۔ اگرچہ وہ اب بھی تشنہ ہے۔ لیکن اس کے حصول میں آپ کی مساعی قابل تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سید صاحب مرحوم کی اچانک رحلت ہم سب کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ ہم جامعہ مسجد دارالسلام کے نمازیوں جمعیت اہلحدیث راولپنڈی کے کارکنوں اور جامعہ سلفیہ اسلام آباد کی انتظامیہ اساتذہ اور طلبہ خصوصاً شاہ صاحب مرحوم کے اہل خانہ کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور سب کو صبر جمیل سے نوازے۔